مذہبِ اربعہ خصوصًا مذہبِ احناف سے متعلق غلط فہمی کے ازالے کے لیے
مطالعہ کیجیے

مرد اور عورت کے سجدے میں فرق کا ثبوت

احادیث مبارکہ، حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کی تصریحات کی روشنی میں

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

عورت کے سجدے کا طریقہ:

عورت سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے جائے۔زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے۔ سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں جیسا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ ہے، اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھے۔اور خوب سمٹ کر اور دَب کر سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں سے مل جائے، کہنیاں زمین پر بچھادے اور سینے (یعنی پہلو) سے بھی لگادے، دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر زمین پر بچھادے، اور جتنا ہو سکے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے۔ سجدے کے دوران نگاہ ناک کی طرف رکھے۔

مرد کے سجدے کا طریقہ:

سجدے میں جاتے ہوئے سینہ آگے کو جھکاتے ہوئے نہ جائے، اسی طرح گھٹنے رکھنے سے پہلے کمر اور سینے کو کو بھی نہ جھکائے۔ زمین پر پہلے اپنے گھٹنے رکھے، پھر ہاتھ، پھر ناک اور پھر پیشانی رکھے۔ سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آجائیں جیسا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کا طریقہ ہے، اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھے۔ پیٹ رانوں سے جدا رکھے۔ کہنیاں زمین پر نہ بچھائے۔اسی طرح کہنیوں کو سینے (یعنی پہلو) سے بھی الگ رکھے۔دونوں پاؤں کو اس طرح سیدھا کھڑا رکھے کہ ایڑھیاں اوپر کی جانب ہوں۔پاؤں کی انگلیوں کو اچھی طرح موڑ کر قبلہ رخ رکھے۔ سجدے کے دوران نگاہ ناک کی طرف رکھے۔

مرد اور عورت کی نماز میں اصولی فرق:

شریعت نے عورت اور مرد کے مابین نماز کے معاملے میں واضح فرق رکھا ہے، جس کی وجہ سے متعدد مقامات میں عورت کی نماز مرد کی نماز سے مختلف ہے، مرد اور عورت کی نماز میں ایک اہم اور اصولی فرق یہ ہے کہ عورت چوں کہ نام ہی حیا اور پردے کا ہے اس لیے عورت کے لیے نماز میں وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو اور یہی طریقہ اللہ تعالی کو پسند ہے۔

جیسا کہ امام محدث بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَجماعُ مَا يُفَارِقُ الْمَرْأَةَ فِيهِ الرَّجُلُ مِنْ أَحْكَامِ الصَّلاَةِ رَاجِعٌ إِلَى السَّتْرِ، وَهُوَ أَنَّهَا مَأْمُورَةٌ بِكُلِّ مَا كَانَ أَسْتَرَ لَهَا.

(السنن الكبرى للبيهقي، باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ تَرْكِ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)

ترجمہ: مرد اور عورت کی نماز میں باہمی فرق کے تمام تر مسائل کی بنیاد ستر اور پردہ ہے، چنانچہ عورت کو نماز میں اسی طریقے کا حکم دیا گیا ہے جو عورت کے لیے زیادہ ستر اور پردے کا باعث ہو۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق پر ائمہ اربعہ کا اتفاق:

مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہونے سے متعلق ائمہ اربعہ کا اتفاق اور اجماع ہے، جس کی وجہ سے اس مسئلے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، اس لیے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں حتیٰ کہ وہ عورتوں کو مردوں کی طرح نماز پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں، تو ایسے لوگ کھلی غلطی کا شکار ہیں کیوں کہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ہونا متعدد دلائل سے ثابت ہے۔

عورت سراپا پردہ ہے:

سنن الترمذی میں ہے:

١١٧٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «المَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”عورت سراپا پردہ ہے، جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا ہے۔“ (حدیث: 1173) یعنی شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اس بات پر ابھارے کہ وہ اس عورت کو دیکھ کر بد نظری اور دیگر گناہوں میں مبتلا ہوں۔

عورت کے لیے نماز پڑھنے کی افضل جگہ:

سنن ابی داود میں ہے:

٥٧٠: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلاَةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلاَتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهَا فِي بَيْتِهَا».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''عورت کے لیے صحن میں نماز پڑھنے سے زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کمرے میں نماز پڑھے، اور کمرے میں بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ وہ کسی کونے (اور پوشیدہ جگہ) میں نماز ادا کرے۔'' (سنن ابی داود حدیث: 570)

عورت کے لیے افضل جگہ:

صحیح ابن حبان میں ہے:

٥٥٩٩: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا هِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ '' عورت تو پردے کی چیز ہے، جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی کونے میں ہو۔'' (صحیح ابن حبان)

ان احادیث سے عورت کے لیے ستر اور پردے کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں بھی عورت کے لیے ستر کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔

مرد اور عورت کے سجدے میں فرق کا ثبوت

حضور اقدس ﷺ کی احادیث مبارکہ:

1: مراسیل ابی داود میں ہے:

٨٧: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ

سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ: «إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ؛ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذَلِكَ كَالرَّجُلِ».

ترجمہ: حضوراقدس ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کررہی تھیں، تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو جسم کا بعض حصہ زمین سے ملالیا کرو کیونکہ تم اس معاملے میں مردوں کی طرح نہیں ہو۔

یہ حدیث بالکل ہی واضح ہے کہ مرد اور عورت کے سجدے میں فرق ہے، یہ حدیث معتبر ہے، دیکھیے اعلاء السنن۔

2: الکامل لابن عدی میں ہے:

399: حدثنا عبيد بن محمد بن موسى السرخسي: ثنا محمد بن القاسم البلخي: حدثنا أبو مطيع: حدثنا عمر بن ذر عن مجاهد، عن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا جلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى، وإذا سجدت ألصقت بطنها في فخذها كأستر ما يكون لها؛ فان الله ينظر إليها ويقول: يا ملائكتي، أشهدكم أني قد غفرت لها».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ۔۔۔جب عورت سجدہ کرے تو پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملالے جو اس کے لیے زیادہ ستر کا باعث ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ کر فرماتا ہے کہ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں اس عورت کو بخش دیا ہے۔

یہ حدیث بھی بالکل ہی واضح ہے کہ مرد اور عورت کے سجدے میں فرق ہے۔ یہ حدیث سنن کبری بیہقی میں بھی ہے۔ واضح رہے کہ یہ حدیث بھی معتبر ہے خصوصاجب اس کے متعدد شواہد بھی ہیں جن کی وجہ سے اس کو مزید تقویت مل جاتی ہے، اس لیے اس کے ضعیف ہونے کی کوئی وجہ نہیں، جہاں تک اس کے راوی ابو مطیع کا تعلق ہے تو وہ معتبر راوی ہے، دیکھیے اعلاء السنن۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثبوت:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٢٧٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِز وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو سمٹ کر اور دب کر کرے اور رانوں کو (پیٹ اور سینے کے ساتھ) ملالے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں جن کے قول کو بھی سنت کا رجہ حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ثبوت:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

2794: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ: تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ سمٹ کر، سکڑ کر اور دب کر نماز ادا کرے گی۔

جلیل القدر تابعی امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ثبوت:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٢٧٩٥: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا وَلْتَضَعْ بَطْنَهَا عَلَيْهِمَا.

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورت جب سجدہ کرے گی تو رانوں کو ملا کر پیٹ کو ان پر رکھے گی۔

٢٧٩٨: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَان، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: إذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزَقْ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا، وَلا تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا، وَلا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ.

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورت جب سجدہ کرے گی تو پیٹ کو رانوں سے ملائے گی اور مرد کی طرح سرین نہیں اٹھائے گی۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے:

٥٠٧١: عبد الرزاق عن معمر والثوري عن منصور، عن إبراهيم قال: كانت تؤمر المرأة أن تضع ذراعها وبطنها على فخذيها إذا سجدت، ولا تتجافى كما يتجافى الرجل لكي لا ترفع عجيزتها.

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ سجدے میں اپنے بازو اور پیٹ رانوں پر رکھے گی، اور اعضا کو کھلا اور جدا نہیں رکھے گی تاکہ سرین اوپر کو نہ اٹھ جائے۔

سنن کبری بیہقی میں ہے:

٣٠٧: قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُؤْمَرُ إِذَا سَجَدَتْ أَنْ تَلْزَقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا كَيْ لاَ تَرْتَفِعْ عَجِيزَتُهَا، وَلا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ.

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ سجدے میں اپنے رپیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر رکھے گی، اور اعضا کو کھلا اور جدا نہیں رکھے گی تاکہ سرین اوپر کو نہ اٹھ جائے۔

جلیل القدر تابعی امام مجاہد رحمہ اللہ سے ثبوت:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٢٧٩٦- حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ إذَا سَجَدَ كَمَا تَضَعُ الْمَرْأَةُ.

ترجمہ: امام مجاہد رحمہ اللہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ مرد عورت کی طرح سجدے میں پیٹ کو رانوں پر رکھے۔

جلیل القدر تابعی امام حسن بصری رحمہ اللہ سے ثبوت :

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

۲۷۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْمَرْأَةُ تَضْطَمُّ فِي السُّجُودِ.

ترجمہ: امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورت سجدے میں سمٹ کر اور دب کر رہے گی۔

جلیل القدر تابعی امام عطار حمہ اللہ سے ثبوت :

مصنف عبد الرزاق میں ہے:

٥٠٦٩: عبد الرزاق عن بن جريج، عن عطاء قال: تجتمع المراة إذا ركعت ترفع يديها إلى بطنها وتجتمع ما استطاعت، فإذا سجدت فلتضم يديها إليها وتضم بطنها وصدرها إلى فخذيها وتجتمع ما استطاعت.

ترجمہ: امام عطا فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے گی تو ہاتھوں کو اپنے ساتھ ملالے گی، پیٹ اور سینے کو رانوں کے ساتھ ملالے گی اور ممکنہ حد تک اپنے آپ کو سمیٹے گی۔

جلیل القدر تابعین امام حسن بصری اور امام قتادہ رحمہما اللہ سے ثبوت :

مصنف عبد الرزاق میں ہے:

٥٠٦٨: عبد الرزاق عن معمر، عن الحسن وقتادة قالا: إذا سجدت المرأة فإنها تنضم ما استطاعت ولا تتجافى لكي لا ترفع عجيزتها.

ترجمہ: امام حسن بصری اور امام قتادہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے گی تو ممکنہ حد تک اپنے اعضا کو (باہم اور زمین کے ساتھ) ملا کر رکھے گی، اور انھیں کھلا اور جدا نہیں رکھے گی تاکہ سرین اوپر کو نہ اٹھ جائے۔

ان حضرات صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر ہی سجدے کا یہ فرق بیان فرمایا ہے کیوں کہ یہ باتیں قیاس واجتہاد سے بیان نہیں کی جاسکتیں، اسی طرح حضرات تابعین کرام نے بھی حضرات صحابہ

کرام سے سن کر ہی امت تک یہ فرق پہنچا یاہے اس لیے یہی حق ہے اور حق اسی قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

ماقبل کے دلائل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مرد اور عورت کے سجدے میں واضح فرق ہے۔ بعض حضرات مرد اور عورت کے سجدے میں فرق نہ ہونے پر سنن ابی داود وغیرہ سے یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ:

٨٩٧: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ».

جس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بازوؤں کو سجدے میں کتے کی طرح نہ پھیلائے۔

ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث عورتوں کے لیے بھی ہے اس لیے اس حدیث کے جملے وَلا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ میں عورتیں بھی داخل ہیں، اس لیے ان کو بھی مردوں کی طرح بازو زمین پر نہیں پھیلانے چاہیے بلکہ سجدہ مردوں ہی کی طرح کرنا چاہیے۔

جواب:

یہ حدیث اپنی ذات میں بالکل صحیح ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیث صرف مرد حضرات کے بارے میں ہے نہ کہ خواتین کے بارے میں، جس کی چند وجوہات درجہ ذیل ہیں:

1۔ صحیح مسلم میں اسی مضمون کی حدیث موجود ہے جس میں واضح طور پر "يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ" کا لفظ آیا ہے اور رجل عربی میں مرد ہی کو کہتے ہیں کہ مرد اپنے بازو سجدے میں نہ بچھائے۔ اس حدیث سے سنن ابی داود والی حدیث کا مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے اور اس میں عورتیں شامل نہیں۔

صحیح مسلم میں ہے:

١١٣٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ -يَعْنِي الأَحْمَرَ- عَنْ

حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، ح: قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِـ«الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلِكَنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلاةَ بِالتَّسْلِيمِ.

2: سنن ابی داود کے مضمون والی حدیث کے بارے میں امت کے عظیم محدث علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ ''فیض القدیر'' میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صرف مردوں کے لیے ہے، اور جہاں تک عورتوں کا حکم ہے تو وہ دب کر اور سمٹ کر سجدہ کرے گی کیونکہ یہی ان کے لیے ستر کا باعث ہے۔

فيض القدير:

(إذا سجد أحدكم فليعتدل) أي فليتوسط بين الافتراش والقبض في السجود بوضع كفيه على الأرض ورفع ذراعيه وجنبيه عنها؛ لأنه أمكن وأشد اعتناء بالصلاة، وفيه أنه يندب أن يجافي بطنه ومرفقيه عن فخذيه وجنبيه، لكن الخطاب للرجال كما دل عليه تعبيره بـ«أحدكم»، أما المرأة فتضم بعضها لبعض؛ لأن المطلوب لها الستر.

3: حدیث میں مذکور وَلا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ میں أَحَدُكُمْ کا لفظ بذاتِ خود مردوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص''، جیسا کہ فیض القدیر کی عبارت میں مذکور ہے۔

4: ماقبل میں مذکور متعدد دلائل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت سِمٹ کر، دَب کر سجدہ کرے گی اور پیٹ اور سینے کو رانوں سے ملائے گی، تو اگر سنن ابی داود کی حدیث میں مذکور وَلا يَفْتَرِشْ أَحَدُكُمْ

کا حکم عورتوں کے لیے بھی تسلیم کرلیں تو ان تمام دلائل کے مابین تعارض اور ٹکراؤ پیدا ہوگا جو کہ درست نہیں، اس لیے اس حدیث کے ایسے معنی بیان کرنا دین کی خدمت نہیں ہوسکتی جو دیگر احادیث کے خلاف ہو۔

5: سنن ابی داود کی حدیث شریف میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے کہ جس سے یہ معلوم ہورہا ہو کہ یہ حدیث خواتین کے لیے بھی ہے، اس لیے جس حدیث میں عورتوں کی سجدے کی وضاحت نہ ہو اس سے اس معاملے میں استدلال کیسے درست ہے؟؟ جبکہ اس کے برعکس متعدد روایات سے یہ ثابت ہے کہ یہ سجدے کا حکم بھی ان احکام میں سے ہے جن میں مردوں اور عورتوں کا باہمی فرق ہے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: مرد اور عورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم، خواتین کا طریقہ نماز از حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دام ظلہم۔

مبین الرحمٰن

بروزِ جمعہ 21 دسمبر 2018

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499